★ — راسخ عرفانی

اخلاص و اشتیاق

حرصِ زردار زمانے کا خزینہ چاہیے
فقرِ درویش فقط نانِ شبینہ چاہیے

چشمِ مشتاق چمن زارِ تمنا ڈھونڈے ہے
جذبِ دل رفعتِ فردوس کا زینہ چاہیے

یاس و اُمید کے عالم میں مریضِ غم ہے
زندگی چاہے کہ مرنے کا قرینہ چاہیے

دل وہی دِل ہے کہ بطحا کی تمنا رکھے
آنکھ وہ آنکھ ہے جو دیدِ مدینہ چاہے

آزمائش ہی اگر شرطِ محبت ٹھہری
ڈھونڈ وہ تیر کہ پتھر کا جو سینہ چاہے

میں بھی اُسکا ہوں مری جاں بھی امانت اسکی
خونِ دل نذر کروں گر وہ پسینہ چاہے

جامِ دیدہ ہے کہ خوں سے بھی تہی ہے راسخ
جوشِ گریہ ہے کہ ساون کا مہینہ چاہیے